اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت اسلام کو موثر بنانے کی ضرورت

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ جس کی تکمیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوئی۔ **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** ۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ **ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ ......** الآیۃ ۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو تمام شعبہ ہائے زندگی میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جس کے اصل ماخذ قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جس پر پوری اُمت کا اجماع ہے۔ اسلام کی دعوت پیش کرتے وقت بھی انہی دونوں چیزوں کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔

پاکستان میں اس وقت بیسیوں ایسی دینی جماعتیں اور تنظیمیں موجود ہیں' جو اسلام کے نام پر قائم ہوئیں ہیں۔ جن کے منشور میں اسلام کی دعوت دینا اہم ترین نکتہ ہے۔ لیکن اگر حقیقت دیکھی جائے تو اکثر جماعتیں اپنے مسلک اور مکتبہ فکر کی دعوت زیادہ پیش کرتی ہیں۔ جبکہ اسلام کی دعوت برائے نام ہے۔ فقہی اختلافات کو وہ اپنا اسلام گردانتی ہیں اور ان پر اصرار اور کاربند ہونا جزء ایمان سمجھتی ہیں۔ اسلام کے نام پر یہ دعوت لوگوں میں انتشار' تفرقہ بازی اور گروہ بندی کا باعث ہے۔ حتیٰ کہ اپنی بات کو حق ثابت کرنے کے لیے دیگر مسالک پر طعنہ زنی' الزام تراشی کی جاتی ہے اور ان سے متعلق علماء کرام کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جھوٹ اور فریب اور دجل سے کام لیا جاتا ہے اور لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا جاتا ہے اور ان کی لاعلمی اور جہالت سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اپنے علاوہ دیگر مکاتب فکر کو خلاف اسلام ثابت کر کے

کفر کے فتوے تک صادر کیے جاتے ہیں۔اس کام کے لیے بے دریغ وسائل خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تمام تر صلاحیتیں بھی صرف کی جاتی ہیں۔مگر نتیجہ نفرت کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا اور لوگ دن بدن اسلام سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اگر یہ جماعتیں اسلام سے مخلص ہیں اور واقعی وہ دعوت اسلام کو اپنے منشور کا جزء اول سمجھتی ہیں تو انہیں اپنی دعوت کی بنیاد کتاب وسنت کو بنانا چاہیے اور ہر بات کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کرنی چاہیے' جس پر کسی کو اختلاف نہیں۔پھر یہ دعوت کسی گروہ' جماعت' تنظیم' مسلک یا مکتب فکر کی نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ اس دعوت کا حصہ ہوگی جو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے اور جسے صحابہ کرام نے محفوظ کیا اور پھر تابعین' محدثین' فقہا اور علماء سے ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی۔کتاب وسنت کی تعبیر وتشریح بھی وہی ہونی چاہیے جو سلف صالحین کے فہم کے مطابق ہو۔جو کتب احادیث کی تشریحات میں محفوظ ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ اس دعوت میں بہت سی کمزوریاں در آئی ہیں۔اسلام کی خالص دعوت میں بھی ملاوٹ شروع کردی گئی ہے۔من گھڑت قصے کہانیاں اور منہج اسلام کے خلاف باتیں شامل کردی گئی ہیں۔ جس سے اسلام کی دعوت متاثر ہو رہی ہے اور وہ لوگ جو اسلام کی حقانیت جاننا چاہتے ہیں' اضطراب کا شکار ہیں۔اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی جماعتیں اپنے مقاصد سے کوسوں دور جا چکی ہیں اور انہوں نے اپنی جماعتوں کے نئے اہداف متعین کیے ہیں اور اس میں سیاست کو ترجیح دی گئی ہے۔سیاست میں مقام ومرتبہ حاصل کرنے کے لیے مصلحت کا شکار ہیں۔جبکہ دعوت کا کام ثانوی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ تعصب' حسد اور مصلحت سے بالاتر ہو کر اس پر غور کیا جائے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے دعوت اسلام کا عمل کمزور اور غیر موثر ہوا ہے اور پھر ان کمزوریوں کی اصلاح کر لینی چاہیے۔

دعوت کے نام پر منعقد ہونے والے جلسے اور کانفرنسیں اس کی اصل روح سے خالی ہوتی ہیں۔ زیادہ تر موضوع سیاست اور سیاسی جماعتوں پر تنقید ہے۔جبکہ خالص توحید' رسالت' محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' اتباع رسول' طہارت' پاکیزگی' توبہ' استغفار' تقویٰ' تعلیم وتربیت' فرائض وواجبات' حقوق

العباد امانت و دیانت، اخلاقیات، معاملات، اسلامی آداب، تعلق باللہ اور اخلاص جیسے اہم موضوعات سے لوگ محروم رہتے ہیں۔ اصلاح احوال کے لیے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ اور ایثار و قربانی کے لیے حیات الصحابہ کا ذکر ازحد ضروری ہے۔

یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ واعظین اور خطباء اپنی ذاتی حیثیت میں اگر مختلف موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہیں تو اس میں دعوت فکر بہت کم ہوتی ہے۔ البتہ حسن صوت اور فن خطابت کا مظاہرہ خوب ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ اور حالات کے تقاضوں کے مطابق گفتگو نہیں ہوتی اور نہ ہی پیش آمدہ مسائل جن سے لوگوں کو واسطہ ہے اس پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ لہٰذا محض وقت گزاری اور ٹائم پاس کرتے ہیں اور چلتے بنتے ہیں۔

دعوت اسلام کو موثر بنانے اور معاشرے میں حقیقی تبدیلی کے لیے واقعی بڑے پیمانے پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ یہ کام محض قائدین اور زعماء کا ہے۔ اُمید ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں گے۔ ہم بھی غور و فکر کے لیے چند امور پیش کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہوئے بھی دعوت کے کام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

۱۔ دعوت کا منہج بالکل واضح اور دوٹوک ہو۔ اسلام کا صحیح عقیدہ اور نظریہ پیش کیا جائے جو ہر قسم کی ملاوٹ اور مصلحت سے پاک ہو۔ وہ راستہ اور طریقہ اختیار کیا جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء اُمت اور سلف صالحین نے اختیار کیا اور ان کی فہم کے مطابق اسلام کی تشریحات پیش کی جائیں۔ تفردات سے اجتناب کیا جائے۔

۲۔ دعاۃ و مبلغین کی اصلاح و تربیت: ہر چند کہ ہمارے واعظین اور مبلغین علماء کرام مدارس سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فن خطابت سے نواز رکھا ہے۔ ان کے انداز بیان پر مجمع عش عش کر اٹھتا ہے۔ ان میں بیان کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ان خوبیوں کے ساتھ اصلاح احوال اور تعلیم و تربیت کی گنجائش بہر حال موجود رہتی ہے۔ لہٰذا اگر ان قابل صد احترام علماء اور واعظین کے لیے مختصر مدت کا کورس رکھا جائے، جس میں ممتاز علماء انہیں دعوت کے اصل مقاصد اور اس کے منہج سے آگاہ

کریں، محاسن اسلام اور اس کی خوبیوں سے آگاہی دی جائے۔ جدید مسائل اور مشکلات کا کتاب وسنت سے آسان حل پیش کیا جائے۔ موجودہ الحادی اور جدید فتنوں سے بھی آگاہ کیا جائے۔ بالخصوص فتنہ قادیانیت، فتنہ انکار حدیث پر خصوصی تیاری کروائی جائے۔ نیز غامدی اور طاہر القادری جیسے لوگوں کے افکار فاسدہ کے مدلل جوابات دیئے جائیں۔ دعوت وتبلیغ کے اصول اور ایک مبلغ کے اوصاف حمیدہ بیان کیے جائیں اور انہیں تلقین کی جائے کہ وہ من گھڑت قصے کہانیوں کو بیان نہ کریں اور دوسروں پر بے جا تنقید اور طنز سے اجتناب کریں۔

جس موضوع پر بھی گفتگو کریں، اس کا حق ادا کریں۔ قرآن کریم، حدیث نبوی اور سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلائل پیش کریں۔

۳۔ کتاب وسنت کی دعوت خالص اسلام کی دعوت ہے۔ یہ مسجد تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ بہت سارے لوگ اپنی سستی، کاہلی اور دیگر عوامل کے پیش نظر مسجد میں نہیں آتے۔ جس کی وجہ سے یہ دعوت ان تک نہیں پہنچتی۔ لہٰذا اسلام کی حقیقی تعلیمات ان تک پہنچانے کے لیے غیر جانبدار جگہ کا انتخاب کیا جائے اور بلا امتیاز لوگوں کو دعوت دی جائے۔ اس موقعہ پر اسلام کی حقیقی اور سچی تصویر پیش کی جائے۔ توحید خالص، اسلام کے حقوق وفرائض سے آگاہ کیا جائے۔ اس موقعہ پر سوال وجواب کا موقعہ دیا جائے، تاکہ اگر کسی کے دل میں شبہات ہوں تو اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

۴۔ دعوت کے طریقہ کار میں تحریر بھی شامل ہے۔ اہم اور بنیادی موضوعات پر نہایت اختصار کے ساتھ مضامین لکھے جائیں، جو لوگ وقت کی قلت کے باعث درس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ کم از کم فارغ اوقات یا سفر وغیرہ میں یہ تحریر پڑھ لیں گے۔

۵۔ آج دعوت کا موثر ترین ذریعہ ٹی وی بھی ہے۔ لوگ گھروں میں بیٹھ کر مختلف چینلز دیکھتے ہیں، جن میں دینی پروگرام بھی شامل ہیں۔ مگر یہ دینی پروگرام شرک، بدعات اور خرافات کی دعوت پر مشتمل ہیں اور گمراہی پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسا چینل شروع کیا جائے جو اسلام کی سچی، کھری دعوت کو پیش کرے اور شرک و بدعات اور خرافات کے خلاف آواز اٹھائے۔ اس ضمن میں